ناول
عجیب قتل
ملک فہیم ارشاد
www.pdfbooksfree.pk

عجیب قتل

ملک فہیم ارشاد۔ڈجکوٹ فیصل آباد

قاتل نے پستول اپنے ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا اس نے سوچا کہ میں گولی چلادوں کہ اچانک ایک سنسناتی ہوئی گولی آئی اور خوبرو حسینہ فرش پر ڈھے گئی جبکہ گولی چلانے والا اور کرد موجود نہیں تھا

جوں جوں کیس کا معاملہ آگے بڑھتا رہا عقل حیران ہوتی رہی، ایک ناقابل فہم کہانی

قتل کچھ عجیب قسم کا تھا!

بعض اوقات انسان بھی دنگ رہ جاتا ہے، قاتل موجود تھا اور قتل ہونے والا بھی لیکن مسئلہ کچھ اور ہی تھا۔

میں سرکار اور عوام کا خادم انسپکٹر جواد ہوں، ہر دفعہ ہی عجیب سے عجیب کیس میں الجھتا ہوں لیکن یہ کیس کچھ زیادہ ہی عجیب تھا اس سے پہلے کہ آپ بور ہوں میں آپ کو کیس کی تفصیلات کے متعلق بتاتا ہوں۔

مسٹر شہریار سے اپنی حقیقی بیوی کا خون ہو گیا تھا لیکن ریوالور میں موجود گولیاں کچھ اور ہی گواہی دے رہی تھیں۔

ریوالور کے اندر گولیوں کی مقدار پوری تھی تو پھر مسٹر شہریار کی بیوی حنا کو گولی کیسے لگی اور کس ریوالور سے لگی؟

یہ دونوں سوال کافی الجھے ہوئے تھے میں مسٹر

شہریار کی طرف بڑھا جو صوفے پر پریشانی کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا۔ ریوالور میرے ہاتھ میں تھا۔

شہریار کا کہنا تھا کہ اس نے گولی نہیں چلائی۔ شہریار شہر کے رئیسوں میں شمار ہونے لگا تھا۔ میں شہریار کے پاس پڑے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"مسٹر شہریار......" میں نے کندھے سے پکڑ کر شہریار کو ہلایا تو اس نے چونکتے ہوئے سر کو اوپر اٹھایا......

"مسٹر شہریار یہ کیا چکر ہے؟ آپ کی بیوی کو گولی بھی لگی ہے لیکن آپ کے ریوالور میں موجود گولیاں بھی پوری ہیں۔" میں نے شہریار کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہم...... میری سمجھ سے تو بالاتر ہے...... ان...... سپکٹر...... صاحب......" شہریار ہکلاتے ہوئے بولا۔

"دیکھئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، حوصلہ رکھیے اور مجھے تسلی سے بتایئے کہ ہوا کیا تھا؟" میں نے پوچھا۔

"بس...... بس کیا بتاؤں۔ انسپکٹر صاحب میں وقت کے اس لمحے حیران تھا جس وقت گولی چلی اور حنا ہمیشہ کے لئے میرا ساتھ چھوڑ گئی۔"

شہریار کی آنکھوں سے نمکین پانی کے ننھے ننھے قطرے چھلک پڑے اور پھر لکیر کی صورت میں گالوں پر پھیل گئے۔ "دیکھیے شہریار جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا۔ ساری شہادتیں اس بات کی گواہی دے رہی ہیں کہ قاتل آپ ہیں لیکن ریوالور میں موجود گولیوں کی مقدار کیس کو نئے رخ کی طرف لے جا رہی ہے۔" میں نے کہا۔

"پر...... پر میں نے...... میں نے تو گولی چلائی ہی نہیں انسپکٹر صاحب......" شہریار کھوئے ہوئے لہجے میں بولا۔

"ریوالور میں موجود گولیاں تو اسی بات کی گواہی دے رہی ہیں لیکن جب تک آپ مجھے اصل حقیقت سے آگاہ نہیں کریں گے، میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ آپ شروع سے لے کر آخر تک ساری بات بتائیں۔" میں نے ایک مرتبہ پھر مسٹر شہریار کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"انسپکٹر صاحب میں آپ کو شروع سے بتاتا ہوں...... میری اور حنا کی شادی بڑی دھوم دھام سے ہوئی۔ کچھ دن تو سلسلہ ٹھیک رہا پھر مجھے حنا کی کچھ حرکتوں نے مشکوک کر دیا۔" اتنا کہہ کر شہریار خاموش ہو گیا اور پاس ٹیبل پر پڑے سگریٹ کے پیکٹ کو اٹھایا اور اس میں سے ایک سگریٹ نکال کر دانتوں کے نیچے دبا کر لائٹر سے سلگانے لگے۔

"وہ کیا حرکتیں تھیں؟ مسٹر شہریار جو آپ کو مشکوک لگیں......" میں نے پھر شہریار کو مین ٹاپک کی طرف کھینچا۔

"ایک دن میں دفتر سے جلدی گھر واپس آ گیا۔ حنا گھر پر موجود نہیں تھی میں نے ملازمین سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ مالکن اپنی سہیلی شائستہ کی طرف گئی ہوئی ہیں لیکن جب میں نے شائستہ کو فون کیا تو پتہ چلا کہ شائستہ کی طرف وہ گئی ہی نہیں۔

میں نے گھر آنے پر جب حنا سے پوچھا تو اس نے بتایا۔ "میں شائستہ کی طرف گئی تھی۔"

"لیکن شائستہ تو کہہ رہی تھی تم اس کی طرف آئی ہی نہیں......" میں نے حیرانگی سے کہا۔

"ارے بابا! پہلے میں شاپنگ کرنے گئی تھی اور پھر شائستہ کی طرف بعد میں گئی تھی۔" حنا نے مسکراتے ہوئے کہا ساتھ ہی اس نے اپنی بانہوں کا ہار میرے گلے میں ڈال دیا۔ خیر میں نے اس بات کو زیادہ اہم نہ سمجھا۔" اتنا کہہ کر شہریار خاموش ہو گیا اور منہ سے دھواں خارج کرنے لگا۔

"پھر......" شہریار نے ایک مرتبہ پھر سلسلہ کلام کو جوڑا۔ "کچھ اور بھی حرکتیں تھیں جنہوں نے مجھے شک کرنے پر مجبور کر دیا۔"

"ہاں...... ہاں بولئے مسٹر شہریار! میں سن رہا ہوں۔" میں نے کہا۔ شاید ٹاپک سے الگ ہونا شہریار کی عادت تھی۔

"حنا مجھ سے اکھڑی اکھڑی بھی رہنے لگی تھی۔ اگر میں جب بھی گھر آتا تو وہ گھر سے غائب رہتی اور جب

میں پوچھتا تو وہ پیار سے میرے گلے میں اپنی بانہوں کا ہار ڈال دیتی اور میں چپ ہو جاتا۔ ایک دن میں اپنے دوست کے ساتھ ہوٹل پلیو مون گیا تو ہوٹل کے ہال میں میرے چلتے قدم ٹھٹک کر رک گئے کیونکہ سامنے والی ٹیبل پر حنا کسی نوجوان سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی۔ میں اپنے دوست کو جلدی سے ہوٹل سے باہر لے آیا اور اپنے دوست سے معذرت کر کے اپنی گاڑی میں آ کر بیٹھ گیا اور حنا کا نمبر ڈائل کر کے موبائل کان سے لگا لیا۔

''ہیلو......'' مسکراتی ہوئی حنا کی آواز میرے کانوں میں پڑی۔

''حنا کہاں ہو تم؟'' میں نے پوچھا۔

''آپ کہاں ہیں؟'' اس نے مجھ سے سوال کر ڈالا۔

''میں آفس میں ہوں......'' میں نے کہا۔

''میں گھر پر ہوں جان! آپ کب تک آؤ گے؟'' حنا نے بتاتے ہوئے سوال کیا۔

''میں شام تک واپس آ جاؤں گا۔'' اتنا کہہ کر میں نے رابطہ منقطع کر دیا۔ میری آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔

ایک بار پھر شہریار کے ہونٹوں نے آخری سگریٹ کے دھوئیں کا مرغولہ ہوا میں اچھال دیا۔ پھر اس نے سگریٹ کا آخری ٹکڑا ایش ٹرے میں ڈال کر مسل دیا۔ آنسو اب بھی شہریار کی آنکھوں سے چھلک رہے تھے۔

''میں شام کو گھر واپس آیا تو وہ گھر پر موجود نہیں تھی۔ وہ رات یعنی کل کی رات حنا نے باہر ہی گزاری تھی۔ ساری رات حنا کی بجائے سگریٹوں نے میرا ساتھ دیا۔ آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔ صبح کا اجالا ہر طرف پھیلا تو وہ گھر واپس آ گئی۔ میں اس کے انتظار میں باہر والے لاؤنج میں بیٹھا ہوا تھا۔ مجھے یوں دیکھ کر وہ تھوڑا سا گھبرائی۔

''لگتا ہے جانو ساری رات سوئے ہی نہیں......'' وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

''اندر چلو بیڈ روم میں۔'' میں نے نرم لہجے میں کہا۔ تو وہ چپ چاپ بیڈ روم میں چلی آئی۔

''کہاں تھی تم رات بھر۔'' میں نے بیڈ روم کا دروازہ بند کرتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

''جانو Sorry! وہ دراصل شائستہ نے مجھے اپنے پاس روک لیا تھا۔'' حنا نے ایک بار پھر بانہوں کا ہار میرے گلے میں ڈالا۔ میں نے دونوں ہاتھوں سے اس کی بانہوں کے ہار کو توڑا اور دو تین تھپڑوں سے اس کا چہرہ سرخ کر دیا۔

''حرام زادی! ساری رات اپنے اس عاشق کے ساتھ گزار دی اور مجھے کہہ رہی ہے کہ شائستہ کے پاس ٹھہری تھی۔ میں...... میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔'' اتنا کہہ کر میں تیزی سے الماری کی طرف بڑھا اور اس میں سے ریوالور نکال کر حنا کے قریب آیا۔

''یہ...... یہ...... جانو...... یہ...... یہ کیا کر رہے ہو۔'' حنا گھبراتے ہوئے بولی...... ''میں...... تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔'' میری آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔

''وہ...... وہ...... دیکھو جانو......'' اتنا کہہ کر حنا نے تیزی سے ریوالور کی نال پر اپنے دونوں ہاتھ جما دیئے۔

''ٹھاہ......'' کی آواز کمرے میں گونجی اور حنا لہرا کر فرش پر گر پڑی۔ میں حیران کھڑا حنا کی طرف دیکھنے لگا۔ میں غصے میں ضرور تھا لیکن میں پورے ہوش میں تھا۔ میں نے ریوالور صرف اس لئے نکالا تھا تاکہ حنا مجھے ساری حقیقت بتا دے لیکن وہ تو بتانے سے پہلے ہی دنیا کو خیر آباد کہہ گئی تھی۔'' اتنا کہہ کر شہریار دونوں ہاتھوں میں سر دے کر رونے لگا۔

میں صرف اسے حوصلہ دے سکتا تھا، جب آنسوؤں کا طوفان تھما تو میں نے پوچھا۔ ''مسٹر شہریار میں فرض کر لیتا ہوں، اگر حنا بچ جاتی تو آپ اس کے ساتھ کیا کرتے؟''

''میں حنا کو طلاق دے دیتا...... کیونکہ عزت دار آدمی کبھی بھی ایسی بیوی کو اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتا۔''

"ہوں......" میں نے گہری سانس کھینچی۔
"معاملہ مسٹر شہریار کافی الجھن آمیز ہے کوئی چٹخنی بھی ہے لیکن ریوالور کی گولیاں پوری ہیں۔"
میں اٹھا اور کمرے کا جائزہ لینے لگا۔ شہریار ٹشو سے اپنے آنسو صاف کرنے لگا۔ شہریار کی خوابگاہ بہت خوب صورت تھی کمرے میں اکلوتی کھڑکی تھی جس پر کھڑکی کے شروع سے لے کر دیوار کے آخر تک کپڑے کا خوب صورت پردہ لگا ہوا تھا۔ میں کھڑکی کے پاس پہنچا اور پردہ ہٹ کر کھڑکی کا معائنہ کرنے لگا۔ کھڑکی میں چار دروازے تھے دو باہر کی جانب کھلتے تھے اور دو اندر کی جانب درمیان میں کچھ نہیں تھا یعنی اس کھڑکی میں سے آسانی سے ایک بندہ گزر سکتا تھا میں نے باہر جھانک کر دیکھا کھڑکی کے پاس سے ایک پلاسٹک کا پائپ گزر رہا تھا جو بلڈنگ کے شروع سے لے کر آخر تک تھا پائپ کو ایڈجسٹ کرنے کے لئے لوہے کی کلمپس لگائی گئی تھیں۔
اچانک میرا پاؤں کسی چیز سے ٹکرایا میں نے حیرانگی سے نیچے کی طرف دیکھا تو وہاں ایک سفید رنگ کا کی رنگ پڑا ہوا تھا۔ میں نے وہ کی رنگ اٹھایا لیکن اس رنگ میں چابی موجود نہیں تھی۔ کی رنگ پر 42 کا لفظ بڑے لفظوں میں کندہ تھا۔ اور نیچے ہوٹل بلیو مون لکھا ہوا تھا میں نے وہ کی رنگ جیب میں ڈالا اور شہریار کے پاس واپس آیا۔ "مسٹر شہریار کیا آپ مجھے مس حنا کا پرس دکھا سکتے ہیں۔" میں نے شہریار سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ "وہ پڑا ہے جی......" شہریار نے بیڈ کی طرف اشارہ کیا۔ میں بیڈ کی طرف بڑھا اور پرس اٹھا لیا مس حنا کا سنہری رنگ کا خوب صورت پرس بیڈ پر تھا اور کار کی چابی بھی لیکن میرے مطلب کی کوئی چیز نہیں تھی۔
"ٹھیک ہے شہریار! اس کمرے کو میں وقتی طور پر سیل کر رہا ہوں بہرحال آپ پر قتل ثابت ہو بھی رہا ہے اور نہیں بھی۔ پھر بھی مجبوراً مجھے آپ کو بھی ریمانڈ میں لینا ہوگا آپ نے قتل کیا ہے؟ یا نہیں اس کا فیصلہ کیس کی تحقیقات کے بعد عدالت کرے گی۔"

☆—☆—☆

"کیا یہ کی رنگ آپ کے ہوٹل کا ہے؟" میں نے ہوٹل بلیو مون کے کاؤنٹر پر کھڑی لڑکی کو کی رنگ دکھاتے ہوئے کہا۔ "جی بالکل ہمارے ہوٹل کی ہے لیکن اس کی key کہاں ہے؟" اس لڑکی نے الٹا سوال مجھ سے کر ڈالا میں بے اختیار مسکرا دیا۔ "مس گرل یہی تو میں تم سے پوچھنے آیا ہوں۔" وہ لڑکی میرے لہجے پر مسکرائی اور بولی۔ "انسپکٹر صاحب اس Key کا مالک آج صبح سے ہوٹل میں آیا ہی نہیں۔"
"ہوں......" میں نے ایک گہری سانس کھینچی۔ میں شہریار سے فارغ ہو کر ریوالور فنگر پرنٹس لیبارٹری میں دے کر لاش اسپتال پہنچا کر سیدھا ہوٹل بلیو مون آ گیا تھا...... "تو اس Key Ring کا مالک کون ہے؟ ذرا بتائے گا......"
میں نے کہا تو لڑکی قہر آلود نگاہوں سے مجھے گھورنے لگی۔
"کیا ہوا؟ بھئی میں نے کوئی لطیفہ تو نہیں سنا دیا۔" میں نے لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
"مگر بات تو اس اسٹائل سے کی ہے۔" لڑکی نے بدستور ہنستے ہوئے کہا تو میں بھی مسکرا دیا۔ "اس Key Ring کا مالک ہے جی! مسٹر قاسم!" لڑکی نے میری گولی مجھے ہی کھلا دی...... "کیا مجھے اس Key کے مالک کی تصویر مل سکتی ہے۔" میں نے کہا تو مجھے لڑکی کا ایک بار پھر زوردار قہقہہ سننا پڑا۔
"Sorry! انسپکٹر صاحب میں کہنا تو نہیں چاہتی لیکن اس کے لئے پہلے منیجر سے رابطہ کرنا ہوگا۔" لڑکی نے کہا تو میں نے اثبات میں سر ہلا دیا تھوڑی دیر بعد میں نے منیجر کے ہمراہ مسٹر قاسم کے کمرے کی تلاشی لی تو مجھے کمرے میں سے ایک بریف کیس ملا جس میں صرف ایک ہی کام کی چیز تھی اور وہ تھی حنا کی تصویر، اس کے علاوہ مجھے مسٹر قاسم کے کمرے سے کوئی کام کی چیز نہ ملی۔ میں نے منیجر کو خاص تاکید کی جب بھی قاسم آئے مجھے آگاہ کیا جائے۔

☆.....☆.....☆

میں آفس میں بیٹھا کیس کی پیچیدہ کڑیوں کو ملانے کی کوشش کر رہا تھا۔ مسٹر شہریار کے وکیل نے عدالت سے کچھ دنوں کے لئے شہریار کی ضمانت کرالی تھی میرے اندازے کے مطابق اس کیس کا اصل مجرم قاسم تھا۔ "قاسم......" کیونکہ قاسم کے کمرے سے ملنے والی حنا کی تصویر نے میرے ذہن سے کیس بالکل صاف کر دیا تھا۔

مسٹر قاسم، اور مس حنا ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے ہوسکتا ہے مس حنا کے باپ نے زبردستی مس حنا کی شادی شہریار سے کروی ہو حالانکہ مجھے مس حنا کے بیک گراؤنڈ کے بارے میں کچھ پتہ نہیں تھا بعد میں (شادی کے بعد) مس حنا اور مسٹر قاسم کا میل ملاپ پھر شروع ہو گیا ہو، ہوسکتا ہے قتل والے دن کوئی ایسی بات ہوگئی ہو کہ مسٹر قاسم نے مس حنا کو قتل کر دیا ہو کیونکہ کھڑکی کے پاس موجود پائپ سے وہ آسانی سے کمرے میں داخل ہوسکتا تھا اور کمرے میں مسٹر قاسم کی Key Ring کا ملنا بھی اس بات کو ثابت کرتا تھا کہ قاتل قاسم ہی ہے۔ شہریار کے ریوالور کی گولیاں تو پوری تھیں اور شہریار کا معاملہ تو صاف تھا، مسٹر قاسم اور مس حنا کے درمیان ایسی کیا بات ہوئی تھی کہ مسٹر قاسم مس حنا کو مارنے آ پہنچا۔

یہ صرف میرے اندازے تھے جو میں نے آپ کے سامنے پیش کئے ہیں اصل بات تو مسٹر قاسم کے بازیاب ہونے پر پتہ چل سکتی تھی۔

اسی وقت ایک کانسٹیبل اندر داخل ہوا جس کی بغل میں دو فائلیں تھیں اس نے مجھے سلیوٹ کیا اور فائلیں میز پر رکھ کر چلا گیا۔ میں نے فنگر پرنٹس فائل کھولی اور اس کا مطالعہ کرنے لگا اس میں کوئی خاص بات نہ تھی میں نے وہ فائل سائیڈ پر رکھی اور پوسٹ مارٹم رپورٹ کا مطالعہ کرنے لگا۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ میں بھی کوئی خاص بات نہ تھی۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق حنا کا قتل پیٹ میں لگنے والی گولی سے ہوا تھا میں نے دونوں فائلیں سائیڈ پر رکھیں اور کرسی کی پشت سے ٹیک سے سر لگا کر آنکھیں بند کرکے کچھ سوچنے لگا اسی وقت کمرے میں ایک کانسٹیبل داخل ہوا تو میں نے آنکھیں کھول کر کانسٹیبل کی طرف دیکھا۔

"سر آپ سے کوئی آدمی ملنے آیا ہے۔" کانسٹیبل نے کہا۔ "کس سلسلے میں؟" میں نے پوچھا۔

"پتہ نہیں سر...... وہ کہہ رہا ہے صرف آپ کو ہی بتائے گا۔" کانسٹیبل نے بتایا۔

"ٹھیک ہے اسے اندر بھیجو۔"

تھوڑی دیر بعد ایک نوجوان اندر داخل ہوا جو عمر کے حساب سے 26,27 سال کا تھا وہ میرے کہنے پر سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ "انسپکٹر صاحب میں شہریار صاحب کے گھر کے پاس ہی رہتا ہوں کل دوپہر کو میں شہریار صاحب کے گھر کے پچھلے حصے کی طرف سے گزرا تو میں نے دیکھا ایک آدمی شہریار صاحب کے بیڈروم والی کھڑکی سے نکل کر پلاسٹک کے پائپ کے ذریعے نیچے اتر رہا تھا۔ ایک پڑوسی ہونے کی نسبت میرا حق بنتا تھا کہ میں جا کر پوچھوں، وہ آدمی کون ہے؟ اور اس طرح شہریار صاحب کے گھر سے کیوں نکل رہا ہے؟"

"اے رکو......" میں نے اس آدمی کو آواز دی تو اس نے چونکتے ہوئے میری طرف دیکھا۔ "کون ہو تم......؟" میں نے آگے بڑھتے ہوئے پوچھا۔ وہ جواب دینے کے بجائے تیزی سے میری طرف بڑھا اور جیب سے ریوالور نکال کر اس کے دستے کو میرے سر کے پچھلے حصے پر دے مارا میں بے ہوش ہو گیا جب مجھے ہوش آیا تو میں اسی جگہ پر پڑا ہوا تھا۔

شہریار صاحب کے گھر کے پیچھے بہت کم لوگوں کا آنا جانا ہے، چھوٹی سی سنسان گلی ہے اسی لئے سارا دن میں وہاں بے ہوش پڑا رہا اور کسی کو خبر بھی نہ ہوئی۔ پھر مجھے پتہ چلا کہ شہریار صاحب کی بیوی کا قتل ہو گیا ہے اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو بتا دوں۔"

وہ آدمی بڑی اہم خبر لے کر آیا تھا۔

"تم کتنے بجے سے لے کر کتنے بجے تک وہاں بے ہوش پڑے رہے۔" میں نے پوچھا کیونکہ جب میں

نے کھڑکی سے باہر جھانکا تو اس وقت یہ آدمی وہاں نہیں تھا۔

"انسپکٹر صاحب تقریباً صبح 11 بجے سے لے کر شام 4 بجے تک....." اس آدمی نے بتایا وہ آدمی درست تھا کیونکہ اس وقت شام کے پانچ بج رہے تھے جب میں نے کھڑکی سے باہر جھانکا تھا۔

"مجھے مس حنا کے قتل کی واردات کے بارے میں تقریباً دو بجے پتہ چلا تھا اور پھر باقی وقت شہریار سے باز پرس میں لگ گیا۔

"تم نے کل ہی مجھے اس بات سے آگاہ کیوں نہیں کیا؟" میں نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"وہ جی دراصل ایک تو سر میں درد تھا اور دوسرا گھر والے بھی منع کر رہے تھے کہ اس طرح پولیس کے کاموں میں دخل نہیں دیتے لیکن جناب مجھے جو اچھا لگا میں نے کہہ دیا۔" اس آدمی نے کہا۔

"میں تمہارے جذبے کی قدر کرتا ہوں، اب تم ایسا کرو اس آدمی کا حلیہ مجھے مکمل طور پر نوٹ کرا دو۔" میں نے کہا تو اس نے اس آدمی یعنی مسٹر قاسم کا حلیہ مجھے نوٹ کروایا میں نے اس آدمی کو فارغ کیا اور دوبارہ کرسی کی ٹیک سے سر لگا کر آنکھیں بند کر لیں اب کیس بالکل صاف تھا صرف اس بات کا پتہ لگانا تھا کہ مسٹر قاسم نے اپنی ہی محبوبہ کا قتل کیوں کیا؟"

اچانک میرے ذہن میں ایک خیال بجلی کی طرح کوندا میں تیزی سے سیدھا ہوا اور فنگر پرنٹس کی رپورٹ کا دوبارہ مطالعہ کرنے لگا میری حیرت میں اضافہ ہونے لگا میں نے کانسٹیبل کو اندر بلوایا۔ "تم ایسا کرو الیاس کو بلواؤ جلدی سے۔"

"کانسٹیبل نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے آفس سے باہر نکل گیا۔ الیاس ہمارے لئے مخبری کا کام کرتا تھا وہ بہت شاطر اور چالاک شخص تھا۔ تھوڑی دیر بعد الیاس میرے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ "بڑے عرصہ بعد سرکار نے یاد کیا مجھے......" الیاس مسکراتے ہوئے بولا۔

"نہیں الیاس یہ بات تو نہیں ہے تمہاری ضرورت اکثر پڑتی ہے۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تو الیاس مسکرا دیا۔ "الیاس میں تمہیں ایک حلیہ بتاتا ہوں تم نے اس آدمی کو ٹریس کرنا ہے......"

"آپ بس حلیہ اور پتہ بتایئے اس آدمی کا سارا ماضی چند گھنٹوں میں آپ کے سامنے ہوگا۔" الیاس نے کہا تو میں اسے سمجھانے لگا کہ اسے کیا کرنا ہے۔

☆.....☆.....☆

"مجھے میرے حصے کی پوری رقم دو....." وہ آدمی اس خوب صورت لڑکے پر برستے ہوئے بولا۔ "دیکھو ابھی میں تمہیں پوری رقم نہیں دے سکتا کیونکہ اس طرح پولیس کو شک ہو سکتا ہے۔" وہ خوب صورت آدمی دوسرے آدمی کو سمجھاتے ہوئے بولا۔ "دیکھو اب تم اپنی بات سے پھر رہے ہو تم نے کہا تھا پلان کامیاب ہونے کے پانچ دن بعد تم میرے حصے کی ساری رقم مجھے دے دو گے۔ لیکن آج دس دن ہو چکے ہیں۔ مجھے آج اور ابھی پوری رقم چاہئے وہ بھی Cash" وہ آدمی غصے سے بولا۔

"دیکھو قاسم ابھی پولیس اس کیس کی انوسٹی گیشن کر رہی ہے۔ وہ انسپکٹر جواد تو ہر روز میرے پاس آ جاتا ہے۔" خوب صورت لڑکے نے کہا۔

"مجھے پولیس سے کیا لینا دینا مجھے بس اپنی رقم لینی ہے وہ بھی آج اور ابھی۔" قاسم اپنی ضد پر اڑا ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے میں تمہیں چیک دے دیتا ہوں لیکن اسے کیش ابھی مت کروانا کیونکہ میرے اکاؤنٹ سے اتنے پیسے نکلیں گے تو سب مجھ پر ہی شک کریں گے۔" اس لڑکے نے قاسم کو سمجھایا۔

"میں نے حنا کا قتل صحیح وقت پر کیا ہاں۔" قاسم نے اس آدمی سے جواب مانگا۔ "ہاں" آدمی نے جواب دیا۔

"تو پھر میری رقم بھی مجھے وقت پر ہی دو مجھے اس کی ضرورت ہے۔" قاسم نے کہا۔

"دیکھو قاسم بیوقوفی کی باتیں مت کرو جب تک انسپکٹر جواد کو اطمینان سے بیٹھنے دو پھر میں تمہیں تمہاری

رقم دے دوں گا۔" لڑکے نے کہا۔

"لیکن میں بیٹھنے والوں میں سے نہیں ہوں مسٹر شہریار۔"

میں کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔ "میں ہر حال میں مجرم کو پکڑتا ہوں۔ ہاں البتہ میں اطمینان سے بیٹھتا ضرور ہوں لیکن مجرم پکڑنے کے بعد۔"

مسٹر قاسم اور مسٹر شہریار حیرانگی سے میری طرف دیکھ رہے تھے۔ تمہارا پلان تو قتل کامیاب تھا مسٹر شہریار لیکن تم سے ایک غلطی سرزد ہوئی ہے اور وہ بھی چھوٹی سی...... جس کی وجہ سے تم آج پکڑے گئے ہو......

شہریار نے حیرانگی سے میری طرف دیکھا۔ "بظاہر وہ پوچھ رہا تھا کہ وہ کون سی بات ہے؟ جس کی وجہ سے میں نے اس پر شک کیا۔ "تم نے اس دن کہا تھا۔" جب تم حنا پر گولی چلانے کا ارادہ رکھتے تھے تو حنا نے یکدم دیوار کو نال کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تھام لیا لیکن فنگر پرنٹس رپورٹ میں ریوالور پر صرف تمہاری انگلیوں کے نشان تھے اس کا مطلب ہے حنا نے ریوالور کو چھوا تک نہیں...... میں تو صرف قاسم کو مجرم سمجھتا رہا۔ لیکن تمہاری یہ بات اچانک میرے ذہن میں آئی تو میں نے پوسٹ مارٹم رپورٹ کا دو تین دفعہ مطالعہ کیا یہی نہیں بلکہ لیبارٹری میں جا کر تصدیق کی، وہاں بھی یہی بتایا گیا کہ ریوالور پر صرف مسٹر شہریار کی انگلیوں کے نشان ہیں۔ اب میں نے مسٹر الیاس کی ڈیوٹی تمہارے اوپر لگا دی مسٹر الیاس نے بہت اچھا کام کیا اس نے مجھے بتایا کہ قاسم دن میں ایک مرتبہ ضرور تم سے ملنے آتا ہے۔ میں نے بھی خفیہ طور پر تمہاری نگرانی کی شائستہ سے ملا اس نے تو مجھے بتایا کہ شائستہ تمہارے ساتھ بہت خوش ہے مس حنا کے وکیل سے ملا تو انہوں نے باقی شک بھی پورا کر دیا کیونکہ مس حنا کے مرنے کے بعد یہ ساری جائیداد تمہاری ہو جاتی۔ بس اس دولت کی ہوس کی خاطر تم نے اپنی اتنی اچھی بیوی کا خون کروا دیا میں تو یہی سمجھتا رہا کہ یہ ساری جائیداد تمہاری ہے لیکن وکیل کے ملنے کے بعد ساری صورتحال واضح ہو گئی، یہی نہیں میں ہوٹل بلیو مون کے منیجر، ملازمین سے بھی ملا انہوں نے بتایا کہ مسٹر قاسم کبھی بھی کسی لڑکی کو لے کر ہوٹل میں نہیں آئے اور اب تم بمعہ ثبوت میرے قبضے میں ہو۔" میں نے مسٹر قاسم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر مسٹر شہریار کی طرف دیکھا مسٹر شہریار کا سر ندامت کی وجہ سے جھک گیا تھا۔

تھوڑی سی مہمان نوازی کے بعد شہریار نے مجھے اصل حقیقت سے آگاہ کر دیا۔ اس نے بتایا۔ "حنا بہت اچھی بیوی تھی لیکن شہریار بازاری عورتوں کے چکروں میں پھنس گیا اس کے لئے اسے پیسوں کی ضرورت تھی اور وہ آئے دن بینک سے لاکھوں کے حساب سے رقم نکال رہا تھا جب مس حنا کو پتہ چلا کہ آفس کا پیسہ اس کا شوہر بازاری عورتوں پر خرچ کرتا ہے تو اس نے شہریار کو پیسے دینے بند کر دیئے اب شہریار پریشان رہنے لگا اس نے بلیو مون ہوٹل میں رہنے والے اپنے دوست قاسم سے مشورہ کیا تو اس نے شہریار کو ایک زبردست بات کہی کہ وہ اپنی بیوی کا خون کر دے۔" جواب میں شہریار نے کہا۔

اگر حنا کا خون ہو گیا تو پولیس سیدھا سیدھا مجھ پر شک کرے گی کیونکہ حنا کے مرنے کے بعد یہ ساری جائیداد میری ہو جاتی اور پولیس سمجھ جاتی کہ دولت کی خاطر میں نے اپنی بیوی حنا کا خون کر دیا پھر قاسم اور شہریار نے زبردست پلان بنایا جو مجھے شہریار اپنے گھر میں ایک جھوٹی کہانی کی صورت میں سنا چکا تھا۔

قتل دراصل قاسم نے ہی کیا تھا، گولی قاسم کے ریوالور سے ہی چلی تھی ریوالور والا چکر اس لئے چلایا گیا تھا کہ پولیس قاسم کے چکروں میں رہے اور شہریار اس کیس سے اور شک کی زد سے رہا ہو جائے لیکن شہریار کی چھوٹی سی غلطی نے اسے پھنسا دیا۔

دولت کی ہوس انسان کو بہت ظالم بنا دیتی ہے انسان دولت کی ہوس میں اندھا ہو کر رشتے اور جذباتوں کو بھول جاتا ہے۔